

عِلْمُ النَّبِيِّ ﷺ

سلسلہ أربعينات

الْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّةُ فِي الْعِلْمِ النَّبَوِيِّ

﴿حضور ﷺ کے علم غیب پر چالیس احادیث مبارکہ﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : الْأَخْبَارُ الْغَيْبِيَّةُ فِي الْعُلُومِ النَّبَوِيَّةِ
﴿حضور ﷺ کی بیان فرمودہ غیب کی خبروں پر
مشتمل چالیس احادیث مبارکہ﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاون ترجمہ و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

اہتمام اشاعت : فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبوع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اشاعت اول : اگست 2010ء (1,100)

قیمت : 30/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز
کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے
ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

حرفِ آغاز

اہل علم و سعادت نے اپنے اپنے دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کے علم و فکر اور عقیدہ و عمل کی حفاظت اور پختگی کے لیے چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب فرمائے۔ ان مجموعہ ہائے احادیث میں سے ہی ایک قسم اربعین کی ہے جس سے مراد چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ مبلغ حدیث کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے۔ فرمانِ اقدس ہے: نَضَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ (اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رونق و تازگی عطا فرمائے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا)۔ (سنن الترمذی)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا شمار عصر حاضر کے اُن جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے اُسلاف کی روایات کے مطابق جہاں المنہاج السوی، ہدایۃ الأُمۃ اور جامع السنۃ جیسے نہایت مستند اور ضخیم مجموعہ ہائے احادیث مرتب فرمائے، وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان مبارک سے تبلیغ و اشاعتِ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دُنیوی و اُخروی فیوض و برکات سمیٹنے اور دعاءِ رسول ﷺ کا مصداق بننے کے لیے بصورتِ اربعین مختصر مجموعہ ہائے احادیث مرتب کرنے کی علمی

روایت کو بھی آگے بڑھایا تاکہ وسائل و ذرائع کی کمی اور قلتِ وقت کے شکار لوگ فرموداتِ رسول ﷺ سے مستنیر ہو سکیں۔

عقائد کے باب میں توحید کے بعد رسالت کو اساسی حیثیت حاصل ہے، بلکہ بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ قصرِ ایمان اسی اساس پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کے عظیم منصب کے لیے منتخب اپنے برگزیدہ بندوں کو بے شمار خصائص و کمالات سے نوازا۔ انہی خصائصِ نبوت میں سے ایک خاصیت ”علمِ غیب“ ہے جو جملہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کو حسبِ مراتب عطا کیا گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ شان بدرجہ اتم عطا ہوئی۔ آپ ﷺ کو مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ کے جمیع علوم سے نوازا گیا جو کہ قرآن و حدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ زیرِ نظر ”اربعین“ میں نبی اکرم ﷺ کے علمِ غیب اور آپ ﷺ کی بیان فرمودہ مستقبل کی خبروں پر مستند ذخیرہ حدیث سے چالیس احادیثِ مبارکہ جمع کی گئی ہیں تاکہ مدارسِ اسلامیہ کے طلبہ کے ساتھ ساتھ عام لوگ خود بھی انہیں بآسانی یاد کر سکیں اور اپنی اولاد کو بھی یہ احادیثِ مبارکہ حفظ کروا سکیں۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ ہمیں کماحقہ فرموداتِ نبوی سے استفادہ کرنے اور بساطِ بھرانِ تعلیمات کو عام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر احمد الاسنادی)

ریسرچ اسکالر، فریڈملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

آلَايَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُمْنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

(آل عمران، ۳: ۱۷۹)

”اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ (اے عامۃ الناس!) تمہیں غیب پر مطلع فرما دے لیکن اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے (غیب کے علم کے لیے) چن لیتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ، اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے ۝“

۲. عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنْ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝

(الجن، ۷۲: ۲۶، ۲۷)

” (وہ) غیب کا جاننے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی (عام شخص) کو مطلع نہیں فرماتا ۝ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (انہی کو مطلع علی الغیب کرتا ہے کیوں کہ یہ خاصہ نبوت اور معجزہ رسالت ہے)، تو بے شک وہ اس (رسول ﷺ) کے آگے اور پیچھے (علم غیب کی حفاظت کے لیے) نگہبان مقرر فرما دیتا ہے ۝“

۳. ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ

أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ (یوسف، ۱۲: ۱۰۲)

”(اے حبیبِ مکرم!) یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم آپ کی طرف وحی فرما رہے ہیں، اور آپ (کوئی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (برادرانِ یوسف) اپنی سازشی تدبیر پر جمع ہو رہے تھے اور وہ مکر و فریب کر رہے تھے۔“

۴. تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا

أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا ۖ فَاصْبِرْ ۚ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

(ہود، ۱۱: ۴۹)

”(بیان ان) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں، اس سے قبل نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم، پس آپ صبر کریں۔ بے شک بہتر انجام پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔“

۵. ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ (آل عمران، ۳: ۴۴)

”(اے محبوب!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی فرماتے ہیں۔“

۶. وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ

تَعْلَمُ ۖ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝ (النساء، ۴: ۱۱۳)

”اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے“

۷. وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ (التکویر، ۸۱: ۲۴)

”اور وہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں (مالکِ عرش نے ان کے لیے کوئی کمی نہیں چھوڑی)“

۸. وَأَنْبِئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۖ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ (آل عمران، ۳: ۴۹)

”اور جو کچھ تم کھا کر آئے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں تمہیں (وہ سب کچھ) بتا دیتا ہوں، بے شک اس میں تمہارے لیے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو“

۹. أَلْبَلَّغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا

تَعْلَمُونَ ۝ (الأعراف، ۷: ۶۲)

”میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں اور تمہیں نصیحت کر رہا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے“

۱۰. قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا

تَعْلَمُونَ ○

(یوسف، ۱۲: ۸۶)

”انہوں نے فرمایا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور

کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○“

۱۱. فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ○ قَالَ

أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ (یوسف، ۱۲: ۹۶)

”پھر جب خوشخبری سنانے والا آ پہنچا اس نے وہ قمیض یعقوب (علیہ السلام)

کے چہرے پر ڈال دیا تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی، یعقوب (علیہ السلام) نے

فرمایا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ بے شک میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں

جو تم نہیں جانتے ○“

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ حُذِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس دن کے قیام فرما ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یا درکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔ اس واقعہ کو میرے دوست و احباب جانتے ہیں، بعض چیزوں کو میں

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب و كان أمر الله قدرًا مقدورًا، ۶/۲۴۳۵، الرقم: ۶۲۳۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي صلی اللہ علیہ وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، ۴/۲۲۱۷، الرقم: ۲۸۹۱۔

بھول گیا تھا لیکن جب میں نے انہیں دیکھا تو وہ یاد آ گئیں۔ جس طرح کوئی شخص کسی شخص کا چہرہ بھول جاتا ہے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔“
یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان (منبر پر) قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو وہ بھول گیا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ عَمْرِو بْنِ أُخْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ۱۱۶۶/۳، الرقم: ۳۰۲۰۔

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ۴/۲۲۱۷، الرقم: ۲۸۹۲، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء ما أخبر

الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ وَأَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ وَالْمُغِيرَةَ ابْنِ شُعْبَةَ ۞ وَذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عمرو بن اخطب انصاری ۞ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہو گیا، پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے نماز ظہر پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم سے خطاب فرمایا حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز عصر پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک رونما ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب ۞ فرماتے

النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/ ٤٨٣، الرقم:

- ۲۱۹۱

ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو ہم میں سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی ابن حبان اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے فرمایا: مذکورہ حدیث کے باب میں حضرت حذیفہ، ابو مریم، ابو زید بن اخطب، اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات موجود ہیں۔ ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہ سب کچھ بتا دیا تھا جو قیامت تک ہونے والا ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۴. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلُهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي صلی اللہ علیہ وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، ۲۲۱۷/۴، الرقم: ۲۸۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۸۶/۵، الرقم: ۲۳۳۲۹، وابن منده في كتاب الإيمان، ۹۱۲/۲، الرقم: ۹۹۶، وإسناده صحيح، والحاكم في المستدرک، ۴۷۲/۴، الرقم: ۸۳۱۱۔

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی تھی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نہ ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟“

اس حدیث کو امام مسلم، أحمد اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب قرابة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۳۶۱/۳، الرقم: ۳۵۱۱، وأيضاً في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۲۷/۳، الرقم: ۳۴۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها بنت النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۹۰۴/۴، الرقم: ۲۴۵۰۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا تھا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ لہذا میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے (میرا وصال ہو گا اور) میں آپ سے ملوں گی اس پر میں (خوشی سے) ہنس پڑی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶. عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ قَالَ: أَنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ

۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ۳/ ۱۰۳۰، الرقم: ۲۶۴۶، ومسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الغزو في البحر، ۳/ ۱۵۱۸، الرقم: ۱۹۱۲۔

الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ۞ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ ۞ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقَرِبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لَتَرْكَبَهَا فَصَرَغَتْهَا فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز میرے گھر میں استراحت فرماتے تھے، پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری اُمت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر سوار ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجیے کہ مجھے بھی اُن لوگوں میں شامل کر لے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لیے دعا فرمائی اور پھر دوبارہ استراحت فرما ہو گئے۔ اس دفعہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح ہوا (یعنی آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا) اور اُم حرام نے پہلے کی طرح سوال کیا اور آپ ﷺ نے پہلے کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔ حضرت اُم حرام پھر عرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) بارگاہِ الہی میں دعا کریں کہ مجھے بھی اس گروہ میں شامل فرما دے۔

Copied to clipboard.

آپ ﷺ نے فرمایا: تم پہلے گروہ میں شامل ہو۔ پھر وہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ ؓ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی دفعہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہو کر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ حضرت اُمّ حرام کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا اور ان کے سوار ہونے کے لیے قریب کیا گیا تو اس نے انہیں گرا دیا جس سے ان کی وفات ہو گئی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقْرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ جَدًّا فِينَا يَعْنِي عَظْمًا فَارْتَدَّ ذَالِكَ الرَّجُلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ إِن كُنْتُ لَا كُتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَالِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ، وَقَالَ أَنَسٌ ؓ: فَحَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ ؓ أَنَّهُ أَتَى

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات

النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۲۵، الرقم: ۳۴۲۱، ومسلم في

الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ۴/ ۲۱۴۵،

الرقم: ۲۷۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۲۰، ۲۴۵،

الرقم: ۱۲۲۳۶، ۱۳۳۴۸۔

الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا ذَالِكَ الرَّجُلُ فَوَجَدَهُ مَبْنُودًا، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: مَا شَأْنُ هَذَا الرَّجُلِ؟ فَقَالُوا: قَدْ دَفَنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت انس بن مالک ؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کتابت کیا کرتا تھا اور اس آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی تھی، اور جس کسی آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی ہوتی تھی، تو وہ ہم میں نہایت معزز گردانا جاتا تھا..... وہ شخص اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے جو چاہتا لکھ دیتا تھا سو جب وہ شخص مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو زمین بھی قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو طلحہ ؓ نے بتایا کہ وہ اس جگہ آئے جہاں وہ شخص مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش زمین پر باہر پڑی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا (اور جب بھی اسے دفن کیا گیا تو زمین نے ہر بار اسے باہر نکال پھینکا)۔“

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت

کیا ہے۔

۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيَصْرٌ لِيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيَصْرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيَصْرٌ فَلَا قَيَصْرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسری ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر

۸-۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الحرب خدعة، ۳/۱۱۰۲، الرقم: ۲۸۶۴، وأيضاً في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۲۵، الرقم: ۳۴۲۲-۳۴۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ۴/۲۲۳۶-۲۲۳۷، الرقم: ۲۹۱۸-

بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ضرور بالضرور ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کر دو گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کر دو گے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی یا مومنوں

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب

لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون

مكان الميت من البلاء، ۴/ ۲۲۳۷، الرقم: ۲۹۱۹، وأحمد بن

حنبل في المسند، ۵/ ۸۹، ۱۰۰، الرقم: ۲۰۸۵۴، ۲۹۰۸۳،

وأبو يعلى في المسند، ۱۳/ ۴۴۱، الرقم: ۷۴۴۴۔